بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۵۷۸۸

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ لاہور پاکستان

یوم شنبہ

شرح چندہ: سالانہ ۲۱ روپے، ششماہی ۱۱، سہ ماہی ۶، ماہوار ۲ ۱/۲

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲	۱۳۱ صلح ۱۳۲۷ ہش	۱۸ ربیع الاول ۱۳۶۷ ھ	۳۱ جنوری ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۹ جنوری ۱۹۴۸ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت انفلوئنزا کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ باوجود علالت طبع کے حضور نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی تاحال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جناب مرزا عزیز احمد صاحب کے ہاں لڑکی تولد ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

ایک ہندو مرہٹہ نے گاندھی جی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

نوشہرہ کے محاذ پر ایک سو ہندوستانی سپاہی کام آئے

بمبئی میں فرقہ وارانہ کشیدگی نازک صورت اختیار کر گئی۔

گاندھی جی کی ارتھی

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ کل صبح ۱۱ بجے گاندھی جی کی ارتھی برلا ہوس سے اٹھائی جائیگی۔ اور ۴ بجے شام مرگھٹ میں (جمنا گھاٹ) پہنچے گی۔ (ا۔پ)

گاندھی جی کی موت پر مسٹر لیاقت علی خان کا اظہار افسوس

کراچی ۳۰ جنوری۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خان کو گاندھی جی کی موت کی خبر سنکر جو صدمہ ہوا اس کو آپ نے ان الفاظ میں بیان کیا: مجھے گاندھی جی کی ناگہانی موت سے سخت صدمہ ہوا ہے۔ یہ انتہائی مذموم حرکت کی گئی ہے۔ جسے ہر شخص نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ گاندھی جی ہمارے ملک کی مایہ ناز ہستی تھیں۔ وہ دونوں قوموں میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے ان تھک کام کرتے رہے ہیں۔ یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو شخص عمر بھر عدم تشدد کی تعلیم دیتا رہا وہ آج تشدد کا شکار ہو گیا۔ ا۔پ

آزاد کشمیر حکومت خوبی کے ساتھ کام چلا رہی ہے

راولپنڈی ۲۹ جنوری۔ آزاد کشمیر حکومت کے ہوم منسٹر خواجہ غلام الدین جنہوں نے وزیر مالیات چودھری عبد اللہ خان کے ساتھ صوبہ جموں کے مفتوحہ علاقہ کا دورہ کیا تھا یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مفتوحہ علاقوں میں نظم و نسق خوبی کے ساتھ چل رہا ہے انہوں نے بتایا کہ لوگوں کی ہمتیں بہت بلند ہیں۔ اور دنیا کی کوئی طاقت انہیں پھر ڈوگرہ راج قبول کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔ انہیں ہندی جہازوں کو جو روزانہ اس علاقہ میں بمباری کرنے آتے ہیں مار گرانے میں بڑا لطف آتا ہے۔ (استار)

— لاہور ۳۰ جنوری۔ گاندھی جی کا ماتم منانے کے لئے تمام دفاتر۔ ادارے اور دوکانیں کل بند رہیں گے

گاندھی جی قاتلانہ حملہ سے جانبر نہ ہو سکے۔

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ آج شام پرارتھنا کے لئے گاندھی جی برلا ہاؤس سے پانچ بجے باہر تشریف لائے آپ اپنی دونوں پوتیوں کے کاندھوں پر سہارا لئے چل رہے تھے۔ جب آپ سٹیج کے قریب پہنچے۔ تو پرارتھنائی اجتماع اس وقت تک پانچ سو افراد پر مشتمل تھا۔ گاندھی جی کو راستہ دینے کے لئے دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ جبکہ گاندھی جی درمیانی راستہ میں سے گزر رہے تھے تیس پینتیس سال کی عمر کے ایک شخص نے بھیڑ میں سے صرف دو گز کے فاصلہ سے پستول کے چار فائر کئے۔ گولی گاندھی جی کے پیٹ میں لگی۔ اور آپ اسی وقت بے ہوش ہو گئے۔ ان کی دونوں پوتیوں نے ان کو سنبھالا اور چیخنا شروع کر دیا۔ یہ حادثہ اس قدر اچانک طور پر پیش آیا۔ کہ لوگوں کو یہ احساس ہی نہ ہو سکا کہ کیا ہو گزرا ہے۔ حملہ کرنے والے کو ارد گرد کے لوگوں نے اسی وقت پکڑ لیا۔ گاندھی جی کو فوراً برلا ہوس کے اندر پہنچا دیا گیا۔ اور فوراً ہی ڈاکٹر آ موجود ہوئے قریباً آدھ گھنٹہ کے بعد ۵ بجکر ۴۰ منٹ پر گاندھی جی کے کیمپ کا ایک شخص کمرے سے باہر آیا۔ اور اس نے نہایت خاموشی سے یہ الفاظ کہے "باپو جی ختم ہو گئے" مجمع کے تمام لوگ جو باہر گاندھی جی کی حالت معلوم کرنے کے لئے نہایت بے تابی سے انتظار کر رہے تھے۔ یہ الفاظ سنکر مبہوت ہو کر رہ گئے۔ (ا۔پ)

نوشہرہ کا محاذ

تراڑکھل ۳۰ جنوری۔ وزارت دفاع کا اعلان مظہر ہے کہ آج ہندوستانی فوج کے ایک سو سپاہی مر گئے۔ جبکہ انہوں نے نوشہرہ سے دو میل مشرق کی طرف آزاد فوج کے ایک دستے کا سامنا کیا۔ عینی شاہد کا کہنا ہے۔ کہ ابھی تک دشمن کے زخمی میدان کارزار میں پڑے سسکیاں لے رہے ہیں۔ گزشتہ دو روز میں ہندوستانی طیاروں نے پونچھ، اکھنور اور نوشہرہ کی مسلم آبادی پر زبردست بمباری کی۔ (ا۔پ)

اظہار افسوس

گاندھی جی کی ناگہانی موت پر دنیا کے طول و عرض میں جس بے چینی اور افسوس کی لہر دوڑ گئی ہے۔ وہ گاندھی جی کی ہر دلعزیزی کو آشکار کر رہی ہے۔ ہندوستان کی اس مایۂ ناز ہستی کا آج جہان سے رخصت ہو جانا نہ صرف ہندوستانیوں کے لئے انتہائی بدنصیبی کا موجب ہے بلکہ تمام دنیا کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اس صدمہ سے خواص و عوام پر جو گہرا اثر پڑا ہے، وہ بے ساختہ زبانوں سے ادا ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر کثرت سے لیڈروں کے پیغامات موصول ہوئے۔ ہم ان جذبات کا قدر کرتے ہیں اور ان کے ساتھ گاندھی جی کے ماتم میں شریک ہوتے ہیں (ادارہ)

فوجی ذخائر میں سے پاکستان کا حصہ چار لاکھ ٹن کے قریب ہے

کراچی ۳۰ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ ۱۵ اگست کے بعد سے اب تک سمندر اور ریل کے راستے فوجی ذخائر سے کل چودہ ہزار ٹن کا مال ہندوستان سے کراچی آیا ہے۔ حالانکہ پاکستان کا اصل حصہ چار لاکھ ٹن کے قریب بنتا ہے۔ اس کے علاوہ مشرقی پنجاب سے بھی دو سپیشل گاڑیاں ہوائی فوج کا سامان جنگ لے کر کراچی آئی ہیں۔ اس سامان کا وزن گیارہ ہزار ٹن بتایا جاتا ہے۔ (ا۔پ)

— کراچی ۳۰ جنوری۔ پنڈت نہرو امرتسر سے آج واپس دہلی پہنچ گئے۔ (ا۔پ)

گاندھی جی کا قاتل

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ گاندھی پر حملہ کرنے والے کا نام نتھو رام وینایک گوڈسے ہے۔ اور وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ۳۶ سالہ مرہٹہ نوجوان ہے۔ (ا۔پ)

مجرم شناخت کر لیا گیا:

امرتسر ۳۰ جنوری۔ کل رام باغ میں پنڈت جواہر لال نہرو کی تقریر کے موقعہ پر جس شخص کے پاس دو دستی بم برآمد ہوئے تھے اسے شناخت کر لیا گیا ہے۔ اس کا نام بخت ور سنگھ ہے (ا۔پ)

حکومت پاکستان کے تمام دفاتر بند رہیں گے

ایسوسی ایٹڈ پریس کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ کل کراچی میں پاکستان گورنمنٹ کے تمام دفاتر گاندھی جی کا ماتم منانے کے لئے بند رہیں گے۔ اسی طرح مغربی پنجاب۔ صوبہ سرحد۔ مشرقی بنگال اور سندھ کے دفاتر بھی بند رہیں گے۔ (ا۔پ)

قائد اعظم کی طرف سے اظہار افسوس

کراچی ۳۰ جنوری۔ قائد اعظم نے گاندھی جی کی وفات کی خبر سنکر نہایت اظہار افسوس کیا آپ نے کہا گاندھی جی سے ہمارے سیاسی اختلافات کچھ بھی ہوں۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ ہندو مذہب میں ایسی بلند شخصیت آج تک پیدا نہیں ہوئی۔ جس نے اس قدر عالمگیر عزت اور مرتبہ حاصل کیا ہو۔ ا۔پ

نئی عراقی کابینہ کی تشکیل

بغداد ۲۹ جنوری معلوم ہوا ہے کہ محمد الصدر نے نئی حکومت بنانے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے اب اس بات کا بہت امکان پیدا ہو گیا ہے۔ کہ نئی کابینہ کی تشکیل سابق وزیر اعظم ارشاد العمری کی سرکردگی میں ہوگی نئی کابینہ میں جمیل المدفعی کا ایسے ایک نہایت اہم عہدہ ملے گا۔ (استار)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ... میں چھپوا کر ... دفتر الفضل ... لاہور سے شائع کیا

صرف ضلع کرنال میں ہی ۵۳۳۶ عورتیں اغوا کی گئی ہیں

ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر میجر جنرل عبدالرحمٰن انبالہ ڈویژن اور ضلع لدھیانہ کے دورہ سے واپس دہلی پہنچ گئے ہیں۔ مشرقی پنجاب میں اغوا ہونے والے اور مذہب تبدیل کرنے والے ۵۹۳۱ افراد کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے ڈپٹی ہائی کمشنر نے انکشاف کیا کہ ۵۳۳۶ عورتیں صرف ضلع کرنال سے اغوا ہوئیں۔ اس انکشاف سے ان لوگوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں جو مشرقی پنجاب سے اغوا ہونے والی اور ناجائز قبضہ میں رہنے والی عورتوں کی کل تعداد کے متعلق اصل حالات کو چھپانے کی غرض سے وقتاً فوقتاً گمراہ کن بیانات شائع کرتے رہتے ہیں۔

میجر جنرل عبدالرحمٰن نے یہ بھی بتایا کہ کچھ عرصے ایسے افراد کی بازیابی اور تخلیہ کا کام سست پڑ گیا ہے۔ مگر آپ نے امید ظاہر کی کہ پنڈت نہرو کے دورہ امرتسر کے بعد یہ کام تیز ہو جائے گا۔ اس سلسلہ میں ڈپٹی ہائی کمشنر عنقریب گوڑگانواں جا رہے ہیں۔ جہاں سے وہ سارے ضلع کا دورہ کریں گے

(محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

مغربی پنجاب میں بتیس ۳۲ لاکھ مہاجرین کو دیہات میں بسایا جا چکا ہے

لاہور ۳۰ جنوری۔ مغربی پنجاب کی زمینوں پر اب تک قریباً تیس لاکھ پناہ گزین زراعت پیشہ لوگ اور دو لاکھ دیہاتی غیر زراعت پیشہ لوگ آباد ہو چکے ہیں۔ باقی آٹھ لاکھ آدمی عنقریب آباد ہو جائیں گے۔ ان میں سے دو لاکھ آدمی سندھ میں آباد ہوں گے اور اڑھائی لاکھ آدمی ان زمینوں پر آباد ہوں گے۔ جو اس قدر خالی ہیں۔ چلے جانے والے غیر مسلم زمینداروں کے پرانے مسلمان مزارعین کو کہا جائے گا کہ وہ اپنی زمینوں کا ایک چوتھائی حصہ چھوڑ دیں گے۔ اس کے علاوہ پناہ گزینوں میں زمینوں کی موجودہ تقسیم کی بھی جانچ پڑتال کی جائے گی۔ اس طرح امید کی جاتی ہے کہ بقیہ ساڑھے تین لاکھ آدمیوں کے لئے بھی زمین مہیا ہو سکے گی۔ اب تک مہاجرین کو یا تو اس زمین پر آباد کیا جا رہا ہے جو غیر مسلم زمیندار چھوڑ گئے ہیں۔ یا سرکاری قابل کاشت زمین پر جس میں تھل کا وہ رقبہ بھی شامل ہے جو خریف ۱۹۴۸ء سے آبپاشی ہونا شروع ہو جائے گا۔ خریف ۱۹۴۹ء سے تھل پراجیکٹ مزید ایک لاکھ بیس (۲۰) ہزار ایکڑ زمین کاشت کے قابل بنا دے گا۔

(محکمہ تعلقاتِ عامہ مغربی پنجاب)

حیدرآباد کا انڈین یونین سے الحاق ناگزیر ہو چکا ہے (سردار پٹیل)

نئی دہلی ۳۰ جنوری کل ایک پریس کانفرنس میں سردار ولبھ بھائی پٹیل نائب وزیر اعظم ہندوستان نے کہا کہ نئے دستور پر عمل درآمد ہونے سے پہلے پہلے تمام ریاستیں جمہوری نظام پر کاربند ہو کر ایک ہی طریق کار میں ڈھل جائیں گی اور ان میں یہ تبدیلی پیدا کرنے کے لئے دسمبر کے وسط سے جو مہم شروع کی تھی وہ نئے دستور کے [illegible] سے قبل ہی پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی اور اس طرح [illegible] تک آزادی کے حصول کا تعلق ہے صوبائی حکومت کے عوام اور ریاستی عوام میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔ اڑیسہ اور کاٹھیاواڑ وغیرہ کی ریاستوں نے صوبائی حکومتوں میں مدغم ہونے یا یونین کی شکل میں اکٹھے ہونے کا جو فیصلہ حال ہی میں کیا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ عنقریب بندیلکھنڈ کی ریاستیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ چھوٹی چھوٹی ریاستیں ایک بڑی ریاست کی شکل میں اکٹھی ہوتی جا رہی ہیں یا پھر صوبائی حکومتوں میں مدغم ہو کر مطلق العنانی کا خاتمہ کر رہی ہیں۔ بلکہ بڑی بڑی ریاستوں میں بھی نئے دور حکومتیں قائم ہونے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ آپ نے اس تبدیلی کو ایک ایسے انقلاب سے تشبیہ دیا جو تمام ہنگامہ خیزیوں سے بالکل پاک ہے۔ حیدرآباد کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اس کا انڈین یونین سے الحاق ناگزیر ہے اور مجھے امید ہے کہ یہ الحاق اب جلد ہی عالم وجود میں آ جائے گا۔ ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سردار پٹیل نے بتایا کہ وہ سارے ہندوستان میں ایک ہی قسم کی طرز حکومت کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اے۔ پی

عراق کا سابق وزیر اعظم واپس انگلستان چلا گیا

قاہرہ ۳۰ جنوری۔ سید صالح جبر سابق وزیر اعظم عراق کے متعلق اطلاع آئی تھی کہ وہ وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہونے کے بعد کسی نامعلوم مقام کی طرف چلے گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کل وہ بذریعہ ہوائی جہاز انگلستان جاتے ہوئے قاہرہ سے گزرے۔ آپ حال ہی میں انگلستان سے اینگلو عراقی معاہدے پر دستخط کر کے واپس بغداد [illegible] (رائٹر)

راولپنڈی کے نزدیک کوئلہ

راولپنڈی ۳۰ جنوری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ضلع راولپنڈی میں سکھو کے نزدیک کالی پہاڑی میں کوئلہ کی چند کانیں برآمد ہوئی ہیں راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حال ہی میں انجینئروں اور حکومت کے کچھ افسروں کے ساتھ اس مقام کا دورہ کیا تھا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہاں کوئلہ کی بہت بڑی صنعت شروع کرنے کے لئے ماہروں نے حکومت پاکستان کو اطلاع دے دی [illegible] ہے۔ (انسٹار)

امن کونسل کو چاہیئے کہ وہ قبائلیوں کو بھی یقین دلائے کہ ان کے مفاد کا خیال رکھا جائیگا

امن کونسل میں شامی نمائندے کی تقریر

لیک سکسیس ۳۰ جنوری کل رات ایک بجے (انڈین اسٹینڈرڈ ٹائم) ہندوستان اور پاکستان کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے امن کونسل کا اجلاس ہوا صدر نے دو قراردادیں پیش کیں تاکونسل ان پر فیصلہ دے۔ انہیں سے ایک استصواب رائے کے متعلق تھی۔ اور دوسری کشمیر میں لڑائی بند کرنے سے تعلق رکھتی تھی۔ پہلی قرارداد میں زور دیا گیا تھا کہ کیونکہ دونوں پارٹیاں اس بات پر رضامند ہیں۔ کہ امن کونسل کی زیر نگرانی استصواب رائے کے ذریعے کشمیر کی قسمت کا فیصلہ کیا جائے اس لئے امن کونسل کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی نگرانی اور زیر انتظام استصواب رائے کا انتظام کرے۔ دوسری قرارداد اس مضمون پر مشتمل تھی کہ امن کونسل کا مجوزہ کمیشن اپنی کارروائی کے دوران میں دوسرے فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ایسے فوری اقدام بھی کرے جو لڑائی اور تشدد کو ختم کرنے میں ممد ہو اور اپنی ثالثی کارروائی کو بلاتاخیر انجام دے

امریکہ نمائندہ نے دونوں قراردادوں کی تائید کی نیز آپ نے کہا کہ فریقین میں سے کوئی بھی تشدد کو تشدد سے ختم کرنے کے حق میں نہیں ہے۔ کوئی بھی نہیں چاہتا کہ حملہ آوروں کو باہر نکالنے کے لئے زیادہ طاقتور فوج بھیجی جائے۔ ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ یہ کام سمجھوتے سے اس طرح ہو جائے کہ طاقت کے استعمال کی ضرورت ہی نہ رہے۔ دونوں قراردادیں ایک ہی خیال کی ترجمانی کرتی ہیں۔ فوجی سوال کو غیر جانبدارانہ استصواب رائے سے جدا نہیں کیا جا سکتا اور استصواب رائے میں حکومت کے قیام کا سوال بھی شامل ہے۔

کینیڈا کے نمائندے نے استصواب رائے سے پہلے امن کی بحال کرنے پر زور دیا۔ شام کے نمائندے نے دونوں قراردادوں کی تائید کرتے ہوئے کہا اگرچہ دونوں قراردادیں اہمیت کے اعتبار سے ایک دوسرے پر فوقیت نہیں رکھتیں لیکن استصواب رائے سے پہلے لڑائی بند ہونی ضروری ہے۔ ایک مشکل یہ ہے کہ تمام پارٹیاں جو کشمیر کے معاملے سے تعلق رکھتی ہیں۔ اقوام متحدہ میں شامل نہیں ہیں۔ نہ قبائلی لوگ کسی حکومت کے ماتحت ہیں۔ امن کونسل کا فرض ہے کہ وہ قبائلیوں کو یقین دلائے کہ ان کے مفاد کی حفاظت کی جائے گی۔ استصواب رائے کی قرارداد قبائلیوں کے واسطے لڑائی بند کرنے کے سلسلے میں ایک قائل کر دینے والی دلیل کا کام دے سکتی ہے۔ چین اور فرانس نے بھی دونوں قراردادوں کی پر زور تائید کی اور قیام امن پر زور دیا۔

برطانوی مندوب نوئیل بیکر نے اپنی حکومت کی طرف سے دونوں قراردادوں کی تائید کی لیکن امید ظاہر کی کہ صدر کونسل کی رہنمائی اور ہدایت میں دونوں ملکوں کے نمائندوں میں باہمی گفت و شنید کا سلسلہ جاری رہے گا۔ اور یہ مصالحانہ گفتگو دونوں پارٹیوں کے مابین کوئی نہ کوئی آخری سمجھوتہ کرنے کا باعث ثابت ہو گی لیکن اگر یہ باہمی گفت و شنید نتیجہ خیز ثابت نہ ہو سکی۔ تو پھر کونسل کو یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ سمجھوتہ کرانے میں براہ راست مداخلت سے کام لے۔ آپ نے یہ خیال بھی ظاہر کیا کہ مجوزہ کمیشن کو وسیع اختیارات نہ دئے جائیں اور تمام معاملات کو اس پر ہی نہ چھوڑ دیا جائے۔ بلکہ کمیشن کا کام اس حد تک محدود ہونا چاہیئے کہ وہ امن کونسل کے فیصلہ جات کو عملی جامہ پہنائے۔ آپ نے امریکہ کے نمائندے کے اس خیال سے اتفاق کیا کہ استصواب رائے کے سلسلے میں ایک نئی حکومت کے قیام کا سوال بھی پیدا ہوگا اور ساتھ ہی امن وامان کو بحال کرنے کا بھی لیکن ان کے خیال میں ان امور پر بحث کرنے کا وقت بعد میں آتا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمیں سمجھوتے کے لئے صرف سکیم ہی تیار نہیں کرنی چاہیئے بلکہ دونوں حکومتوں کی ذہنیتوں کو ایسے طریق پر ڈھالنا بھی ہمارا فرض ہے۔ جس سے اس سکیم پر کامیابی کے ساتھ عمل کیا جا سکے۔ اس ضمن میں پس منظر پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بہت سے ایسے مراحل کا ذکر کیا جو دونوں حکومتوں کو اندرونی نظم ونسق میں طے کرنے ہیں۔ مثلاً اقتصادی حالت کی بہتری خوراک کی فراہمی پناہ گزینوں کو پھر سے آباد کرنے کی مہم وغیرہ وغیرہ۔

ہندوستانی وفد کے لیڈر مسٹر گوپال سوامی آئنگر نے بیچ میں دخل دے کر یہ بات واضح کی کہ ممبران کونسل اس بات کے زیر اثر نہ رہیں کہ یہ قراردادیں دونوں حکومتوں کی منظوری سے پیش کی گئی ہیں۔ آپ نے کہا کہ میری حکومت ان قراردادوں کو من وعن تسلیم نہیں کرتی انکے بعض حصے بیشک ایسے ہیں جن کی ہم تائید کر سکتے ہیں۔ ہم استصواب رائے سے پہلے لڑائی بند کرانے کے حق میں ہیں۔ ہم اس وقت بعض غیر ضروری بحثوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ حالانکہ کشمیر لڑائی کے شعلوں کی لپیٹ میں ہے۔ ہم ایسے امور پر بحث کر رہے ہیں۔ جن پر غور بہت بعد میں ہونا چاہیئے۔ ہم ایسے کمیشن کو ہدایتیں دینے کی فکر کر رہے ہیں جو ابھی عالم وجود میں بھی نہیں آیا۔ بحث ابھی جاری تھی کہ اجلاس کل کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ آج رات کے ایک بجے اجلاس پھر ہوگا۔ معاملات میں نگاہ رکھنے والے اصحاب کا خیال ہے کہ دونوں وفود کے مابین راؤنڈ ٹیبل کانفرنسوں کے مزید انعقاد عمل میں لایا جائے گا اور کوشش کی جائے گی کہ باہمی [illegible] سمجھوتہ [illegible] امن کونسل کو [illegible] کوئی اقدام کرنا پڑے۔ [illegible]

روزنامہ الفضل لاہور
۳۱ جنوری سنہ ۱۹۴۸ء

اِسلامی قانون کی خصوصیت

اسمبلی چیمبر کے سامنے عورتوں کے گذشتہ مظاہرہ کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ شریعت بل نہایت تعجیل کے ساتھ پاس کر دیا گیا ہے۔ بل کے پاس ہونے پر عورتوں کی طرف سے بے حد اظہار مسرت ہوا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اس بل کے ذریعہ ان کو غیر منقولہ جائداد میں جس میں اراضی بھی شامل ہے۔ اِسلامی شریعت کے مطابق حصہ وراثت ملے گا۔ جہاں تک عورتوں کے وراثتی حقوق کا تعلق ہے۔ عورتوں کے اظہار مسرت کے کچھ معنی ہیں۔ لیکن اس بل کو بعض کے خیال میں شریعت بل کہنا سراسر غلطی ہے۔ چنانچہ جناب عبدالستار نیازی نے چیمبر میں اس خیال کو نہایت زوردار الفاظ میں ظاہر کیا ہے۔ آپ کے خیال میں یہ محض اینگلو محمڈن لا ہے حالانکہ ایکٹ میں اس بات کا یقین دلانا چاہیئے تھا۔ کہ تمام اسلامی شریعت دیوانی اور فوجداری بتدریج نافذ کی جائیگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ نیازی صاحب کا یہ اعتراض درست ہے۔ کہ اس بل میں یہ یقین نہیں دلایا گیا۔ کہ شریعت کے نفاذ کے لئے کوئی ارتقائی قدم اٹھایا جائے گا۔ اِسلئے اس کو شریعت بل کہنا کسی طرح درست نہیں۔

یہ ایک واضح بات ہے۔ کہ یہ بل پوری اسلامی شریعت پر حاوی نہیں۔ اور نہ یہ ہو سکتا تھا۔ کہ اِس بل میں پوری اسلامی شریعت کے بتدریج نفاذ کا یقین دلایا جاتا۔ اس دلیل میں کسی حد تک زور ہے۔ کہ فوری طور پر پہلے قانون کو منسوخ کر دینا ممکن نہیں جناب محمد علی جناح گورنر جنرل پاکستان نے اپنی حالیہ تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ پاکستان میں اسلامی شریعت رائج کی جائیگی۔ ان لوگوں کو جو اسلامی شریعت چاہتے ہیں اس وعدہ پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ اور یقین رکھنا چاہیئے کہ آہستہ آہستہ تمام اسلامی قانون اپنا لیا جائیگا۔ اسلامی شریعت ایک مکمل شریعت ہے۔ اور انسانوں کا بنایا ہوا کوئی قانون اس کا لگا نہیں کھا سکتا۔ اگر دنیا میں اسلامی قانون اپنی پوری روح کے ساتھ نفاذ پذیر ہو جائے تو دنیا کے بہت سے پیچیدہ سوالات جو طبقاتی کشمکش کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ خود بخود حل ہو سکتے ہیں لیکن جیسا کہ ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہے۔ اسلامی قانون کے پورے نفاذ کے لئے صرف قانون سازی کی مشین کی ضرورت نہیں۔ بلکہ سوسائٹی کو بھی اپنی تمام زندگی کو تبدیل کرنا پڑے گا۔ تاکہ اسلامی شریعت اپنی پوری روح کے ساتھ نفاذ پذیر ہو سکے۔

اسلام انسان کی پوری زندگی کو لیتا ہے۔ اور جو شریعت اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے نازل فرمائی ہے۔ وہ صرف انسان کے بیرونی باہمی تعلقات سے ہی تعلق نہیں رکھتی۔ بلکہ اس میں ایک پہلو ایسا بھی ہے۔ جو انسان کی اپنی روحانی ترقی کے ساتھ بھی جڑا ہوا ہے بیرونی خصائل کی تادیب و تہذیب صرف ایک سیڑھی ہے۔ جو انسان کو اس بلندی پر پہنچاتی ہے۔ جو انسانی زندگی کی حقیقی منزل مقصود ہے۔ اگر اسلامی شریعت کے صرف اس پہلو کو لیا جائے۔ جو انسان کے ساتھ انسان کے تعلقات کو درست کرتا ہے۔ تو بیشک یہ بذات خود ایک بڑی چیز ہے۔ لیکن اسلامی شریعت کا مقصد یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی ملا ہوا یہ پہلو بھی ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تادیب و تہذیب کی ارتقائی بلندیوں کو حاصل کرے۔ مثال کے طور پر شراب پینا اس لحاظ سے بھی اسلام نے ممنوع قرار دیا ہے۔ کہ اس سے انسان دوسرے انسانوں کے حقوق کی نگہداشت کے قابل نہیں رہتا۔ لیکن اس حکم کی افادیت کا سلسلہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ بیشک ایک شرابی دوسرے لوگوں کے حقوق کو بعض وقت پامال کرتا ہے۔ لیکن یہ نقصان اتنا نقصان نہیں ہے۔ جتنا نقصان اس کے استعمال کی وجہ سے نہ صرف جسمانی لحاظ سے بلکہ روحانی لحاظ سے اس کی اپنی ذات کو پہنچتا ہے۔ قرآن کریم میں ممانعت شراب نوشی کے متعلق جو سب سے پہلے حکم نازل ہوا تھا۔ وہ "لا تقربوا الصلوٰة و انتم سکٰریٰ" ہے۔ اس حکم کا اس صورت میں پہلے نازل ہونا ہمارے استدلال کی تائید کرتا ہے صلوٰة یا نماز تہذیب نفس اور تعلق باللہ کے قیام کا بہترین ذریعہ ہے۔ جب انسان ایسی حالت میں بھی آپے سے باہر ہو تو یقیناً وہ تہذیب نفس میں کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔ تہذیب نفس تو اسی وقت ہو سکتی ہے کہ انسان اپنے ہوش و حواس قائم رکھتے ہوئے اس کے حدود کو زیر نظر رکھے۔ لیکن جس کے ہوش و حواس ہی قائم نہ ہوں۔ وہ ان حدود کو کیا نگاہ رکھیگا۔ اسی وجہ سے اس آیہ کریمہ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ایسے لمحات میں جن میں تم تہذیب نفس اور تعلق باللہ کی ترقی کے لئے مصروف ہو۔ تو ضرور ہے۔ کہ تمہارے ہوش و حواس بجا ہوں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ شراب نوشی کا سب سے زیادہ نقصان جو انسان کو پہنچ سکتا ہے۔ وہ خود اپنے نفس کا نقصان ہے۔

اسلام میں شراب نوشی کی ممانعت کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے۔ کہ یہ چیز انسان کی روحانی ترقی کے مانع ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی دنیاوی نقطہ نظر سے بھی اس کے نقصان ظاہر ہیں اگر امریکہ والوں نے ممانعت کا قانون بنایا تھا۔ تو وہ اسی وجہ سے بنایا تھا۔ کہ شراب نوشی کی وجہ سے ایسے جرائم میں اضافہ ہوتا تھا۔ جن سے دوسروں کے انسانی حقوق پامال ہوتے تھے۔ ان کے نقطہ نظر سے ممانعت کا یہی فائدہ کافی تھا۔ لیکن مندرجہ بالا آیہ کریمہ اس بات پر دلیل ہے کہ اسلامی نقطہ نظر سے شراب کی ممانعت صرف ایسے جرائم کی بنا پر نہیں ہے۔ جن سے دوسرے انسانوں کے حقوق پامال ہوتے ہیں۔ بلکہ سب سے زیادہ نقصان جس سے بچانا مد نظر ہے۔ وہ انسان کے اپنے نفس کا نقصان ہے۔ جو اسکو روحانیت اور تعلق باللہ کی نفی سے پہنچ سکتا ہے۔ ممانعت کے متعلق امریکہ کا چونکہ نقطہ نظر انسان کے ظاہری افعال تک محدود تھا۔ اس لئے وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ اور چند ماہ کے بعد ہی اس پابندی کو ہٹانا پڑا۔ کیونکہ اس کا انسانی فطرت کی حقیقی گہرائی سے کوئی تعلق نہ تھا۔ ایسے دلائل پیدا کر لینا مشکل نہ تھے۔ جن سے ثابت کیا جا سکتا کہ ممانعت کی وجہ سے جرائم کم نہیں ہوئے۔ بلکہ زیادہ ہو گئے ہیں۔ یہ محض عقلی اور مادی دلائل کی جنگ تھی۔ جس میں ممانعت کو ہار ماننی پڑی۔ لیکن اسلام میں حکم ممانعت صرف اعمالی برائیوں کے مد نظر نہیں دیا گیا۔ اِس لئے اس کا اثر دیرپا ثابت ہوا۔ اس کا تعلق انسان کی پوری زندگی (جسمانی اور روحانی) کے ساتھ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود مغربی اثر کے ماتحت اب کئی مسلمان بھی شراب پیتے ہیں لیکن عام طور پر مسلمان اس کو ذلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جہاں یورپین اقوام میں شراب نہ پینا ایک استثنائی حیثیت رکھتا ہے۔ وہاں مسلمانوں میں شراب نوشی ایک استثنائی صورت سمجھی جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ شارع اسلام نے ممانعت کا حکم زیادہ تر انسان کی تہذیب نفس کے نقطہ نظر سے دیا ہے۔ جب شراب کی کلی ممانعت کے حکم کی اطلاع ایک پارٹی کو ملی۔ تو انہوں نے صحیح حکم معلوم کرنے سے پہلے شراب کے مٹکے کو توڑ دیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان لوگوں میں یہ یقین پیدا ہو چکا تھا۔ کہ جو حکم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیتے ہیں۔ وہ حکم خدا کی طرف سے ہوتا ہے۔ یہ یقین ہی تھا جو انکو ہر حکم پر لبیک کہنے پر فوراً آمادہ کر دیتا تھا۔ اور یہ یقین کیا ہے؟ یہ یقین ہی دراصل تہذیب نفس کا وہ نقطہ مرکزی ہے۔ جو انسانی زندگی کی منزل مقصود ہے یہ روحانیت یا دوسرے لفظوں میں تعلق باللہ کا وہ مقام ہے جہاں اسلام انسان کو پہنچانا چاہتا ہے ہم نے اس مثال سے اس فرق کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے جو اسلامی شریعت اور انسان کے بنائے ہوئے قانون میں ہے۔ اس لئے ہم نے بارہا اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ پوری اسلامی شریعت کے نفاذ کیلئے ہم کو وہ سوسائٹی بنانی پڑے گی۔ جسمیں اس شریعت کو نافذ کیا جا سکے۔ اسلامی شریعت اپنے پورے معنی کے ساتھ صرف اسی سوسائٹی میں نافذ ہو سکتی ہے جس کا ایمان ان لوگوں کے ایمان کا سا پختہ ہو جنہوں نے حکم کی صحت کرانے سے پہلے شراب کے مٹکے کو توڑ دیا تھا۔

احباب اپنی جائدادوں کا نقصان فوراً رجسٹر کرائیں!

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے آف قادیان حال رتن باغ لاہور)

اِس سے پہلے بھی کئی دفعہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ جن احمدی دوستوں کی جائیدادوں کا نقصان صوبہ مشرقی پنجاب یا صوبہ دہلی میں ہوا ہے انہیں چاہیئے۔ کہ بہت جلد اپنے نقصان کی تفصیل درج کر کے اور پوری پوری قیمت لگا کر لاہور کے محکمہ متعلقہ میں رجسٹر کرا دیں۔ مگر ابھی تک بہت کم دوستوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ لہذا یہ اعلان دوبارہ کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے نقصان کو جلد سے جلد رجسٹر کرا دیا جائے۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس غرض کے لئے فارم بھی چھپے ہوئے ہیں۔ جو دفتر نظارت امور عامہ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں لیکن اگر مجبوری کی صورت میں فارم نہ ملے تو بغیر فارم کے ہی ایک درخواست میں الگ الگ پیرے بنا کر اپنی ضائع شدہ جائیداد کی نوعیت اور مالیت درج کر دی جائے۔ جائیداد میں جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ ہر دو علیحدہ علیحدہ دکھانی چاہئیں۔ اور جائداد منقولہ (زمین مکان اور دکان وغیرہ) کا جائے وقوع بھی درج کرنا چاہیئے۔ قادیان سے آئے ہوئے دوست بھی اس طرف فوری توجہ دیں۔ محکمہ متعلقہ کا پتہ یہ ہے۔

رجسٹرار آف کلیمز ۳۰ ٹمپل روڈ۔ لاہور

ریکارڈ کی غرض سے نظارت امور عامہ جودھامل بلڈنگ لاہور کو بھی درخواست کی نقل بھجوا دی جائے۔

تفرقہ سے بچو

۱۔ اِنّما المؤمنون اخوة فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون (سورۃ حجرات ع ۱ پ ۲۶) ترجمہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ پس اپنے بھائیوں میں مصالحت کرا دو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

اگر پوچھتے ہم نہ قول پیمبر ۔ کہ ہیں سب مسلمان باہم برادر
برادر ہے جب تک برادر کا یاور ۔ معین اس کا ہے خود خداوند داور
تو آتی نہ بیڑے پہ اپنے تباہی ۔ فقیری میں بھی کرتے ہم بادشاہی
ہمارا یہ حق تھا کہ سب یار ہوتے ۔ مصیبت میں یاروں کے غمخوار ہوتے
جب الفت میں یوں ہوتے ثابت قدم ہم ۔ تو کہہ سکتے اپنے کو خیر الامم ہم (حالی)

۲۔ ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون (سورۃ آل عمران ع ۱۱ پ ۴) اور چاہیئے کہ تم میں سے ایک ایسا گروہ ہو جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے۔ اور پسندیدہ بات کا حکم دے۔ اور ناپسند باتوں سے منع کرے۔ اور یہی مراد کو پہنچیں گے

دکھلا دو پھر وہی پرانا جوش و روش تم ۔ دنیا پہ اپنی قوت بازو عیاں کرو
پھر دشمنوں کو حلقہ الفت میں باندھ لو ۔ جو تم سے اڑ رہے ہیں انہیں ہم زباں کرو
پھر راتیں کاٹو جاگ کے یاد حبیب میں ۔ پھر آنسوؤں کا چشم سے چشمہ رواں کرو
پھر اسکی میٹھی میٹھی صدا کو تم سنو ۔ اور اپنے دل کو اس سے پھر شادماں کرو
(محمود ایدہ اللہ)

۳۔ آجکل مسلمانوں کی کیا حالت ہے اور مسلمانوں کو کتنا صدمہ ہے ص۴۳

ص۴۳ کہ اس کا اندازہ نہیں ہو سکتا اسکا ایک ہی علاج ہے کہ ہم اسوہ حسنہ کے مطابق اپنے اعمال کو ڈھالیں۔ اپنا محاسبہ کرتے رہیں اور اسلام نے جو رواداری کا سبق سکھلایا ہے۔ اسکی پیروی کریں۔ اس سے ہندوستان اور پاکستان میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔ "انعام پانے والے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو اپنی ہستی سے مر جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے ایک نئی زندگی پاتے ہیں۔ اور اپنے نفس کے تمام تعلقات توڑ کر خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ تب اُن کا وجود مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ اور خدا اُن سے محبت کرتا ہے اور گو وہ زور سے اپنے تئیں پوشیدہ کریں۔ مگر خدا تعالیٰ اُن کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ نشان ان سے ظاہر ہوتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے۔ دنیا ان کا کسی بات میں مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ہر ایک راہ میں خدا اُن کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ہر ایک میدان میں خدا کا ہاتھ ان کو مدد دیتا ہے۔ ہزارہا نشان ان کی تائید اور نصرت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک جو ان کی دشمنی سے باز نہیں آتا۔ آخر وہ بڑی ذلت کے ساتھ ہلاک کیا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا کے نزدیک اُن کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ خدا حلیم ہے۔ اور آہستگی سے کام کرتا ہے لیکن ہر ایک جو ان کی دشمنی سے باز نہیں آتا۔ اور عمداً ایذا پر کمر بستہ ہے۔ خدا اُس کے استیصال کیلئے ایسا غصہ کرتا ہے۔ کہ جیسا کہ ایک مادہ شیر جب کہ کوئی اس کے بچے کو مارنے کیلئے قصد کرے۔ غضب اور جوش کے ساتھ اس پر حملہ کرتی ہے۔ اور نہیں چھوڑتی جب تک اُس کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دے۔ خدا کے پیارے اور دوست ایسی مصیبتوں کے وقت میں ہی شناخت کئے جاتے ہیں۔ جب کوئی ان کو دکھ دینا چاہتا ہے۔ اور اسی ایذا پر اصرار کرتا ہے اور باز نہیں آتا۔ تب خدا صاعقہ کی طرح اس پر گرتا ہے۔ اور طوفان کی طرح اپنے غضب کے ساتھ اس کو لے لیتا ہے۔ اور بہت جلد ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ وہ اس کے ساتھ ہے۔ جس طرح تم دیکھتے ہو کہ آفتاب کی روشنی اور شب چراغ کی روشنی میں کوئی اشتباہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح وہ نور جو اُن پر نازل ہوتا ہے۔ اور وہ نشان جو ان کے لئے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور وہ روحانی نعمتیں جو ان کو عطا ہوتی ہیں ان کے ساتھ کسی قسم کا اشتباہ واقعہ نہیں ہو سکتا۔ اور ان کی نظیر کسی فرد میں پائی نہیں جاتی خدا ان پر نازل ہوتا ہے۔ اور خدا کا عرش اُن کا دل ہو جاتا ہے۔ اور وہ ایک اور چیز بن جاتے ہیں۔ جس کی تہ تک دنیا نہیں پہنچ سکتی۔ (از حقیقۃ الوحی صفحہ ۵۳-۵۴) (خاکسار فتح محمد شرما از کراچی)

تحریک جدید میں ۲۹۹۰ کا غیر معمولی اور نمایاں اضافہ

تحریک جدید کے ایک مجاہد جن کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں۔ وہ چودھویں سال میں اپنا وعدہ ۳۳۱۳/ کا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حضور! عاجز نے تحریک جدید میں اقل ترین رقم سے شمولیت اختیار کی۔ الحمد للہ۔ بڑھتے بڑھتے تین سو روپیہ تک پہنچا۔ بارھویں سال میں ایسے حالات خراب ہوئے۔ کہ عاجز آمد کے لحاظ سے صفر رہ گیا۔ ایسے حالات میں حضور نے تیرھویں سال کا مطالبہ فرمایا۔ تو عاجز نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے تیرھویں سال میں اضافہ سے ۳۲۳ کا وعدہ باوجود حالات کی ناسازگاری کے پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آخر سال میں غیب سے ایسے سامان پیدا فرمائے۔ کہ سب نقصانات پورے ہو گئے۔ چندہ تحریک جدید اور دوسرے چندے ملا کر ایک ہزار سے زائد رقم ادا کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے چودھویں سال کے اپنے اور اپنے متعلقین کی طرف سے ۳۳۱۳/ کا وعدہ پیش کرتے ہوئے حضور سے دعا کی درخواست ہے۔ یہ وعدہ گذشتہ سال کے وعدے سے بقدر ۲۹۹۰/ روپے کے اضافہ سے ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء اس وقت تحریک جدید کو ایسے ہی نمایاں اور غیر معمولی اضافوں کی ضرورت ہے۔ تاکہ حلقہ دہلی اور مشرقی پنجاب سے لٹ کر آنے والے احمدیوں کی وجہ سے جو کمی تحریک جدید کی تبلیغی سکیم میں ہو رہی ہے۔ وہ نہ صرف پوری ہو جائے۔ بلکہ تحریک جدید جو گذشتہ سالوں میں ہر سال پہلے سال سے ترقی پر قدم مارتی چلی آ رہی ہے۔ اس سال بھی وعدے گذشتہ سال سے بڑھ جائیں احباب کرام کو اپنے وعدوں کے جلد سے جلد پورا کرنے کی طرف بھی توجہ رکھنی چاہیئے۔ پاکستان، ہندوستان اور بیرون ہند کی جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کو جن کے وعدے اب تک حضور کے پیش نہیں ہوئے۔ بذریعہ خطوط وعدوں کے ۱۴ فروری ۱۹۴۸ء تک حضور کے پیش کرنے کی یاد دہانی کی گئی ہے۔ اُمید ہے کہ عہدیداران اور احباب کرام وقت کے اندر اندر اپنے وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے ارسال کریں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

چوہدری لعل خان صاحب گجراتی مرحوم و مغفور

میرے اباجان چوہدری لعل خان صاحب گجراتی جن کے نام سے جماعت کا خصوصاً قادیان اور ضلع گجرات کا اکثر حصہ واقف ہے اور جو قانون دان طبقہ میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو لاہور چھاؤنی میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ان کی وفات کی خبر اخبار میں شائع نہیں ہو سکی اور اُن کے احباب کا اکثر حصہ ان کی وفات سے بے خبر ہے۔ کیونکہ یہاں لاہور میں متعدد دوستوں نے اباجی کی صحت وغیرہ کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا ہے۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ "الفضل" میں اس بارے میں لکھ کر شائع کر دوں اور اس کے ساتھ ہی مختصر طور پر ان کے حالات زندگی بھی درج کر دوں۔

قادیان کو چھوڑنا ہم سب کے لئے سخت ناگوار تھا۔ لیکن بزرگان کی طبائع پر اس کا گہرا اثر تھا یہی وجہ ہے۔ کہ ہمارے کئی قابل تعظیم بزرگ قادیان سے ہجرت کے بعد ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کے اعلیٰ اخلاق اور باکمال زندگیوں سے سبق حاصل کرنے کی توفیق بخشے آمین۔ جب قادیان کے اردگرد فسادات نے زور پکڑا۔ اور قادیان سے احباب جماعت لاہور آنے شروع ہوئے۔ تو اباجی قادیان کی محبت کے باعث قادیان سے جانے کا نام نہ لیتے تھے۔ ۲۸ اگست کو برادرم مکرم سخی احمد صاحب صوبیدار قادیان میں ٹرک لے کر آئے۔ لیکن اباجی نے گھر کی عورتوں کو بھی اجازت نہ دی۔ حالات کے زیادہ بگڑ جانے پر ہمارے گھر کی عورتیں ۲۱ ستمبر کو قادیان سے آئیں۔ لیکن اباجی ۱۲ اکتوبر تک قادیان میں رہے۔ اور ۱۳ اکتوبر کو برادرم صوبیدار سخی احمد صاحب کے ہمراہ لاہور چھاؤنی پہنچے۔ جہاں ہماری والدہ اور جملہ عزیزان موجود تھے۔ گھر کے سب افراد وہاں مقیم تھے۔ صرف یہ عاجز غیر موجود تھا۔ اباجی کو سفر کی کوفت ضرور تھی۔ اور کوئی ظاہری عارضہ نہ تھا ۱۴ اکتوبر کو صبح دھوپ میں بیٹھ کر ہاتھ منہ دھو کر سر کے بالوں کو کنگھی کر رہے تھے۔ ان کے اردگرد بھائی جان کی بیٹی سلیمہ اور میرا لڑکا محمد سمیع کھیل رہے تھے۔ اباجی کی طبیعت ہشاش بشاش تھی۔ بچوں کو دیکھ کر اباجی بہت خوش ہوتے تھے۔ اس وقت اباجی نے فرمایا "سمیع چلنا پہلے سیکھیگا اور سلیمہ باتیں کرنا پہلے سیکھیگی"۔ یہ اباجی کے آخری الفاظ تھے جو بچوں کے بارے میں انہوں نے کہے۔ اس کے بعد آپ رفع حاجت کے لئے گئے واپس آ کر کہا کہ سخت کمزوری ہو گئی ہے۔ دست آئے ہیں۔ ایک دو دفعہ پاخانہ میں گئے۔ پھر کمزوری بڑھ گئی۔ برادرم سخی احمد صاحب گھر پر نہ تھے۔ ہمارے چھوٹے بھائی بہنیں آپ کو سنبھالتے رہے بعد دوپہر آپ کو ملٹری ہسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ ان کا خون اور پانی الگ الگ ہو کر پانی خارج ہو گیا ہے چنانچہ پانی کی بوتلیں پانی پچکاریوں کے ذریعہ اندر داخل کی گئیں۔ رات کو کچھ افاقہ ہو گیا۔ لیکن دوسرے دن ۱۵ اکتوبر کو شام کو پھر حالت نازک ہو گئی۔ اور رات کو دس بجے ملٹری ہسپتال۔ لاہور چھاؤنی میں بعمر ۶۷ سال اباجی اس عالم فانی سے رحلت کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ۱۶ اکتوبر شام کے وقت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے رتن باغ میں جنازہ پڑھایا۔ اس کے بعد آپ کو توپ خانہ بازار کے پاس قبرستان میں دفن کیا گیا یہ عاجز قادیان میں تھا مجھے وہاں ۲۰ اکتوبر کو اطلاع ملی۔ اس لئے حاضر نہ ہو سکا۔ پسماندگان میں ایک بیوی اور چار لڑکے ایک لڑکی ایک پوتا اور ایک پوتی شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور آپس میں اتفاق اور احسان سے رہنے کی اہلیت پیدا فرمائے۔ آمین۔

اباجی کی وفات پر جن احباب نے اظہار ہمدردی کے پیغامات بھیجے ہیں۔ میں اُن سب کا اپنے خاندان کی طرف سے تہ دل سے ممنون ہوں۔ احباب ہمارے اباجی کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں۔ کہ ہم سب خدام دین بن کر اور سلسلہ کی عظمت کے قیام میں کوشاں رہ کر اپنی زندگیاں بسر کریں۔ آمین

ہمارے اباجی کے والد صاحب کا نام چوہدری محمود خان تھا۔ جو کہ پرانی وضع کے سیدھے سادھے زمیندار تھے۔ اور کھاریاں ضلع گجرات ہمارا آبائی وطن تھا۔ ہمارے خاندان میں سے ہمارے اباجی مرحوم نے سب سے پہلے تعلیم حاصل کی۔ آپ قریباً ۱۸۸۰ء میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ پہلے ڈاکخانہ میں ملازمت کی پھر قانونی مطالعہ کیا۔ اور نائب تحصیلدار کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ لیکن چند ہی روز میں مستعفی ہو گئے۔ زمیندارہ کا خیال ہی چھوڑ چکے تھے۔ زمین اپنے دوسرے عزیزوں کے قبضہ میں چلی گئی تھی۔ آپ نے کھاریاں میں اور کبھی گجرات میں عرائض نویسی کا کام شروع کیا۔ یہاں تک ۱۹۳۵ء میں قادیان آ گئے۔ قادیان میں قانون دان طبقہ آپ کی قابلیت کا معترف ہے بارہ سال تک آپ نے قضاء کے سلسلہ میں وکالت کا کام کیا۔ آپ ہمیشہ دیانتداری سے وکالت کرتے تھے جھوٹا یا کمزور مقدمہ کی وکالت نہ کرتے تھے۔ اور اس کے ثبوت کے طور پر لاہور ہائیکورٹ میں آپ کے کیریکٹر کے بارے میں ایک فائیل موجود ہے۔ سلسلہ کی کتب خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ رکھتے تھے اور اپنے پاس حوالہ جات نوٹ کر کے رکھتے تھے۔ قانون اور مذہبی کتب پر مشتمل ایک لائبریری جو کہ افسوس اب قادیان میں ضائع ہو گئی ہے۔ آپ نے کمال محنت سے تیار کی تھی۔ قیام کھاریاں کے دوران میں آپ نے جماعت کی تنظیم اور تبلیغی مساعی میں نمایاں حصہ لیا۔ ہندوؤں سکھوں میں تبلیغ کی خوب مہارت تھی۔

ہمارے اباجی اوائل عمر میں ٹنڈہ اللہ شریف والے پیر صاحب کے مرید تھے۔ اپنے حالات ہمیں سنایا کرتے تھے۔ آپ کے پیر صاحب نے فوت ہو جانے کے بعد خواب میں آپ کو بہشتی مقبرہ دکھایا۔ اور احمدی ہونے کی ہدایت کی۔ اس پر ہمارے اباجی ۱۹۳۱/۳۲ء

کے جلسہ سالانہ پر وہاں تشریف لے گئے۔ اور خواب میں مقبرہ بہشتی کا جو نظارہ آپ نے دیکھا تھا۔ اُس کو بعینہٖ مشاہدہ کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے۔ احمدی ہو کر آپ نے حقہ نوشی بالکل ترک کر دی زمیندارہ کی وجہ سے بیمار ہو گئے۔ لیکن پھر بھی اس کا رخ نہ کیا۔ آپ کا یکچر حصہ کے بارہ میں بہت دلچسپ ہوتا تھا۔ میرا ارادہ ہے کہ اباجی کے حالات زندگی پر ایک کتاب تحریر کروں۔ اس میں انشاء اللہ مفصل حالات ہر پہلو سے درج کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آخر میں خدا سے دست بدعا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ (ناچیز محمد شفیع سلیم واقف زندگی دار الرحمت قادیان ۔ حال لاہور)

دینی و دنیوی لیڈر

(از جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔اے چنیوٹ)

مسٹر چرچل دورِ حاضرہ کی بین الاقوامی ہستیوں میں ایک ممتاز اور نامور شخصیت ہیں۔ گذشتہ جنگِ عظیم میں انگریز کا حوصلہ برقرار رکھنا اسے ادبار اور پستی کی حالت سے نکال کر اس کی ہمت کو بڑھانا اسکی امید اور آرزوؤں کو بلند کرنا۔ کامیابی اور کامرانی کو مطمح نظر بنا کر اسکو حاصل کرنا۔ مسٹر چرچل کا شاندار کارنامہ ہے ڈنکرک کی لڑائی میں انگریزوں پر جو گذری اور جس خستہ حالی۔ کسمپرسی۔ بے بسی اور بے سروسامانی کی حالت میں انگریز بصد مشکل محض اپنی جانیں بچا کر نکلے۔ انہیں ایسے وقت میں سنبھالنا جبکہ ہر دم انگلستان پر حملہ کا خطرہ تھا۔ اور انگلستان کا تقریباً تمام سامانِ حرب ڈنکرک میں تباہ ہو چکا تھا۔ یا وہاں رہ گیا تھا۔ چرچل ہی کا کام تھا۔ اپنی مادری زبان پر کامل اقتدار رکھتے ہوئے مسٹر چرچل پُرزور اور مؤثر الفاظ کے استعمال سے مُردہ دلوں میں رُوح پھونکتے رہے اور ان میں قوتِ عمل پیدا کرتے رہے انہوں نے خطرناک ایام میں اپنی قوم کی رہبری کی اور انگریز کو ہر قسم کی قربانی کے لئے نہ صرف آمادہ کئے رکھا۔ بلکہ عملاً ان سے قربانی کروائی۔ مسٹر چرچل کی مساعی مشکور ہوئیں۔ انگریز اس ہیبت ناک جنگ کی ہولناک تباہیوں کی لپیٹ میں آنے کے باوجود ثابت قدم رہا۔ اور بالآخر کامیاب ہوا۔ اور اپنی روایتی خودمختاری کو برقرار رکھ سکا۔

انگریزی قوم نے اپنے اس دلیر اور بہادر لیڈر کی اپنی شاندار اور مخصوص روایات کے مطابق کماحقہٗ قدردانی کی۔ اور اسے بڑے بڑے خطابات سے نوازا۔ چرچل اپنی طاقت کے نشہ میں مخمور عروج کی انتہائی منازل کر ہی رہا تھا۔ کہ یکایک پارلیمنٹری انتخاب کے نتائج نے اس کی ایک خامی پر سے جو جنگ کے دوران میں نظروں سے اوجھل تھی پردہ اُٹھا دیا۔ اور یہ حقیقت آشکار ہو گئی۔ کہ مسٹر چرچل محض جنگ کے زمانہ کے ہی لیڈر ہیں۔ تعمیری پروگرام مرتب کرنے کیلئے جس خاص قسم کی استعداد اور قابلیت کی ضرورت ہے۔ اسکی ان میں کمی ہے جنگ کو کامیابی سے ختم کرنے تک ان کی قوم کو ان کی مخصوص صفات کی ضرورت تھی۔ اور قوم نے ان سے پورا فائدہ اُٹھایا۔ اب امن کے زمانہ میں ملک کی گھریلو ضروریات کو پورا کرنے اور بدلے ہوئے حالات میں مناسب اقدام کرنے کے لئے انگریزی قوم کے پاس اس سے بہتر لیڈر موجود تھے۔ چنانچہ انہوں نے باوجود اس کے رہینِ منت ہونے کے بدلتے ہوئے حالات میں ان کو بدل کر لیڈری ایک اور شخص کو سونپ دی۔ اب چرچل وہی چرچل ہے۔ جس نے جنگ کے ایام میں قابلِ قدر خدمات سرانجام دی تھیں۔ انگریزی قوم اسکی قدردان ہے۔ اسے اپنا محبوب و محسن تصوّر کرتی اعزاز و احترام کرتی ہے۔ جہاں جاتا ہے۔ مناسب آؤ بھگت کرتی ہے۔ لیکن اس کی قوم اب اس کے خیالات سے متفق نہیں۔ چرچل ایک قابلِ قدر لیڈر ہے لیکن محض جنگی دور کا ......

ایک چرچل کے ساتھ ہی مخصوص نہیں زندہ اور جمہوریت پسند قومیں صرف ایک خاص وقت تک ہی ایک لیڈر کی منفردانہ اور مخصوص صفات سے استفادہ کرتی ہیں۔ لیکن وقتی اور ہنگامی ضرورت کے پورا ہو جانے پر اس کو بدل دیتی ہیں۔ گویا کسی لیڈر کو مداومت حاصل نہیں۔ جبوقت تک کوئی لیڈر اپنی قوم کے جذبات اور احساسات کی رہبری کرتا رہتا ہے۔ وہ لیڈر لیڈر رہتا ہے۔ حالات اور خیالات کے تبدیل ہو جانے پر لیڈر بھی تبدیل ہو جاتا ہے جمہوری دُنیا میں جو مہذب ترین اقوام سمجھی جاتی ہیں۔ ان سب کا یہی طریقِ عمل ہے مستقل اور غیر متبدّل لیڈر صرف اسلام ہی پیش کرتا ہے۔ اور یہ اس طرح اور اسلئے کہ اسلام میں سیاست اور مذہب کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور جبتک کوئی شخص مذہباً اپنے لیڈر کی اطاعت کا پابند نہ ہو۔ محض سیاست اُسے مکلف نہیں کر سکتی اور جب سیاست اور مذہب ایک دوسرے میں مدغم ہوں۔ تو منتخب لیڈر ایک مستقل حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ کیونکہ اسے مداومت شریعت کی پیروی بخشتی ہے نہ کہ عام سیاسی امور میں موہوم شعور۔ کیونکہ ثانی الذکر تو خود ایک غیر مستقل چیز ہے۔ اسلام میں خدا تعالیٰ نے خلافت کا وجود قائم کیا۔ اور مومنین کے انتخاب کو خود اپنا انتخاب قرار دیکر اس ارادہ کو ایک مذہبی اور رُوحانی سلسلہ کا رنگ دے دیا۔ پھر اسی طرح جس شخص کی پیروی مسلمانوں پر فرض قرار دی اس کو خود ایسی صفات دیدیں۔ جو اس کے منصب کے شایانِ شان ہوں۔ تا جہاں قوم اس کی اطاعت کو اپنے لئے سعادت کا موجب سمجھے وہاں اس کے افراد یہ بھی محسوس کریں۔ کہ جس شخص کو انہوں نے منتخب کیا ہے وہ حقیقتاً اُس کا اہل بھی ہے۔ اور روحانیت میں بلند ہونے کے علاوہ دُنیاوی اور عام عقلی اور رواجی معیار کے مطابق بھی اسقدر بلند مرتبت ہے۔ جس قدر کوئی فرد ایک انسان ہوتے ہوئے ہو سکتا ہے۔ لیکن اسلام نے جہاں عام مسلمانوں پر اس ضمن میں بعض پابندیاں اور ذمہ داریاں عائد کی ہیں۔ وہاں ان کے امام کو بھی مکلف کیا ہے اور شریعت کی پیروی اس کیلئے ضروری قرار دی گئی ہے اور اسے اس خلعت کو جو خلافت اور امامت کے رنگ میں اسے پہنائی جائے مضبوطی سے پکڑے رکھنے کی پابندی بھی لگا دی ہے کیونکہ خلافت ایک نعمت ہے۔ جو نبوت کے طفیل اور اس کی متابعت میں حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ اپنے خلیفہ کے دل کو اس قدر مضبوط بنا دیتا ہے کہ وہ اس نعمت کو کسی قیمت پر بھی ضائع ہونے نہیں دیتا۔ خلفاء راشدین کی طرزِ زندگی میرے اس نظریہ پر دال ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جامِ شہادت پی لینے اور خلافت پر قربان ہو جانے کو اس کُرتہ کو اُتار دینے پر جو انہیں خدا نے پہنایا تھا۔ ترجیح دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی اصول پر قربان ہوئے جان دیدی۔ لیکن مسلمانوں کی حفاظت کے فرض اور امامت کی ذمہ واری کو ادا کرنے سے روگردانی گوارا نہ کی۔

ہمارے عقیدہ کے مطابق ظلّی اور بروزی طور پر جہاں ہمارے سلسلہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض سے حصّہ ملا ہے۔ وہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ خلافت کا احیاء بھی اسی سلسلہ سے وابستہ ہے۔ تا اسلام اپنی اصلی اور صحیح شکل میں قائم ہو سکے۔ چنانچہ خُدا کے فضل سے ہمارے امام بھی ہمہ صفت موصوف ہیں۔ اور آپ کا وجود بھی اسلامی شریعت اور اسلامی اداروں کے احیاء و بقا کا موجب ہے۔ ہمارے سلسلہ کے پہلے خلیفہ رضؓ نے بھی بظاہر نامساعد حالات اور پیرانہ سالی میں سلسلہ کی باگ ڈور نہایت کامیابی سے سنبھالے رکھی۔ اور موجودہ خلیفہ تو وہ شخصیت ہیں۔ جو اس وقت اس منصبِ عالی پر فائز ہوئے۔ جبکہ آپ کی عمر صرف پچیس سال کی تھی۔ اور دُنیاوی علم کے اعتبار سے بھی آپ کا انتخاب بظاہر معیاری نہ تھا۔ لیکن آپ اس باغ کے مالی مقرّر ہوئے تھے جسکو خُدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے لگایا تھا۔ اِسلئے خدا تعالیٰ نے آپ میں وہ تمام صفات ودیعت فرما دیں۔ اور آپ کی وہ تمام خصوصیات ظاہر ہو گئیں۔ جن سے روحانی دُنیا تو ایک طرف مادّی دُنیا بھی متاثر ہوئی۔ اور یہ اسلئے کہ تا دُنیا اپنے عام لیڈر۔ اور اس روحانی لیڈر میں واضح امتیاز دیکھ کر لیڈری کے اس معیار کو اپنائے جو اسلام دُنیا میں مقرر کرنا چاہتا ہے۔

میں آئندہ کسی وقت انشاء اللہ اُن مشکلات کا ذکر کرونگا۔ جن سے ہمارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دوچار ہونا پڑا۔ اور پھر یہ کہ حضور نے کس طرح ان پر عبور حاصل کر کے اس اصل کی مزید تصدیق کی کہ الٰہی لیڈر اگر بظاہر ہمہ صفت موصوف نہ بھی ہوں۔ تو خُدا تعالیٰ کس طرح خود انہیں تمام ضروری صفات سے متصف کر دیتا ہے۔ واللہ الموفق

خاکسار (ماسٹر) محمد ابراہیم (بی۔اے) تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

اپنی خیریت سے اطلاع دیں!

فتح الدین ولد خیر دین ساکن بُل پور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ جو ملٹری میں ملازم ہیں۔ اور سنگاپور میں تھے۔ اب یہ سنگاپور سے بخیریت لاہور پہنچ گئے ہیں۔ ان کے والد۔ اور ماموں دلدار صاحب احمدی زمیندار ان کو مندرجہ ذیل پتہ پر اپنی خیریت سے اطلاع دیں۔ "سپاہی ڈرائیور فتح دین ۸۳۵۳۱ آرڈیننس ڈپو لاہور"

(۲) عبدالکریم ولد صوبا خان احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ راجوری جو سنگاپور ملٹری میں ملازم تھے بخیریت لاہور پہنچ گئے ہیں۔ جماعت احمدیہ چارکوٹ کا کوئی بھی دوست جو اس اعلان کو پڑھے۔ وہ اس پتہ پر ان کو جماعت کی خیریت اور پتہ سے اطلاع دیں۔ عبدالکریم سپاہی نمبر ۹۶۲۶۸ آرڈیننس ڈپو لاہور۔

(نظارت امور عامہ)

ایک مراسلہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب الفضل لاہور السلام علیکم۔ ہم سرداران قبائل کیطرف سے جناب آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کو بذریعہ ہوائی ڈاک نیو یارک بھیجی گئی تھیں۔ ہم ان پر کاربند ہونے کے لئے اُس خط کی نقل اخبارات میں شائع کر دینا چاہتے ہیں۔ تا کل ایسے کمیشن وغیرہ کیلئے مایوسی کا باعث نہ ہو۔ جو سلامتی کی کونسل ہمارے مطالبات کو نظر انداز کر کے کسی ایسے فیصلہ کو جموں و کشمیر پر ٹھونسنا چاہے جو انصاف کے خلاف اور طاقت کے بل اور جغرافیائی حالت کیخلاف ہو۔ نقل خط مندرجہ ذیل ہے جس کو شائع کر کے مشکور فرمایا جاوے:۔

حضور چودھری سر محمد ظفر اللہ صاحب السلام علیکم

(۱) آپ سلامتی کونسل میں پاکستان کی طرف سے بطور ڈیلیگیٹ تشریف لے گئے ہیں۔ تا ہندوستان کے عائد کردہ الزامات کا جواب اقوام متحدہ کے سامنے پیش کریں۔ ہم سرداران آزاد قبائل موٹے اصولوں کو جانتے ہیں۔ گو ہمارے موٹے خیالات کی اقوام متحدہ کے سامنے رکھنے کی گنجائش نہیں ہوگی۔ تاہم اگر ان موٹے خیالات کے جذبات کو سلامتی کی کونسل نے انصاف کے احساس سے نہ پرکھا۔ تو ہمارے یہ جذبات کبھی تسلی نہیں پا سکتے۔ اور اس طرح [illegible] سلامتی کی کونسل کشمیر کے معاملات میں کوئی صحیح فیصلہ کرنے میں کامیاب ہرگز نہ ہوگی۔ بلکہ یہاں کی سرزمین میں خون بہانے کی ذمہ واری اس کونسل پر ہوگی۔

(۲) کشمیر کی جنگ آزادی میں علاوہ کشمیر کے باشندوں کے قوم محسود۔ قوم وزیر۔ قوم آفریدی واورکزئی۔ قوم ہائے دیر و سوات قوم منگل اور خلجی لڑ رہے ہیں۔ ہمارے ساتھ صوبہ سرحد کے غیور پٹھان مدد کرنے کو بالکل تیار ہیں۔ مگر حکومت کی طرف سے ان کے لئے سخت رُکاوٹ ہے۔

(۳) ہمارا ہندو یونین پر یہ الزام ہے کہ اس وقت کشمیر اور باقی ہندوستان کی تباہی کی ذمہ واری ہندو حکومت پر ہے۔ کیونکہ پاکستان کا اعلان ہونے سے پہلے ہندوؤں نے سکھ اور ہندو ریاستوں کو آلۂ کار بنا کر چھ لاکھ سے زائد مسلمانوں کا قتل عام کیا۔ اور نوّے لاکھ سے زائد مسلمانوں کو ان کے گھروں سے نکال کر تباہ و برباد کیا۔ ان میں نہ صرف پنجاب اور ہندوستان کے مسلمان بلکہ ہزاروں آزاد قبائل اور قوم غلجی (جو چھ ماہ افغانستان اور چھ ماہ ہندوستان میں رہتے ہیں) کے نہتے مظلوموں کا بھی کُشت و خون ہوا۔ ہم آزاد قبائل قائداعظم محمد علی جناح کی اپیل پر جو غالباً یکم ستمبر ۱۹۴۷ء کو نشر ہوئی صبر کرتے رہے مگر ہندو حکومت نے اس کے معاً بعد مشرقی پنجاب کا طریقہ کار کشمیر و جموں میں بھی برتنا شروع کیا۔ اور نہایت ظلم و ستم سے مسلمانوں کو مکانوں میں بند کر کے جلا دیا گیا۔ اور نہایت بے رحمی سے مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیا گیا۔ ہندوؤں کی یہ سازش اور حرکت دُنیا کے انصاف پرست اقوام کے سینوں اور دلوں کو ہلا دے گی

فلسطین کی جدوجہد کا نیا دور

قاہرہ ۲۹ جنوری۔ عرب لیگ نے ایک بیان میں کہا کہ آئندہ چند روز میں فلسطینی یہودیوں پر شدید ضربیں لگائی جائیں گی۔ لیکن جنگ کے شدت اختیار کرنے میں ابھی ایک ہفتہ لگے گا۔

کونسل کا آئندہ اجلاس جو ۷ فروری کو ہونے والا تھا۔ غالباً عراق کی صورت حال کی وجہ سے ملتوی کر دیا جائے گا۔

برطانیہ اور شرق اردن کے معاہدہ پر نظر ثانی

لنڈن ۲۹ جنوری۔ شرق اردن کے وفد اور برطانوی وزارت خارجہ کے افسروں کے درمیان آج ملاقات نہیں ہو رہی ہے وہ اس وقفہ میں ابتدائی تجاویز پر غور کریں گے۔ جو ایک دوسرے کے سامنے پیش کی جا چکی ہیں۔ (اسٹار)

روس مصری روئی خرید لے گا

لنڈن ۲۹ جنوری۔ روس کے تجارتی وفد کے جو اس وقت قاہرہ میں ہے۔ لیڈر غیر ملکی تجارت کے ڈپٹی کمشنر نے بتایا کہ ان کے وفد کا مقصد ۷۷ ہزار ٹن لمبے ریشے کی روئی خریدنا ہے۔

قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ مصری حکام ماسکو کو دعوت دینے اور قاہرہ میں روسی وفد کی موجودگی دونوں کے متعلق نرمی برت رہے ہیں۔ (اسٹار)

امریکہ میں طلباء کے تبادلہ کی اسکیم

نیویارک ۲۹ جنوری۔ اب امریکہ اپنی موجودہ طلباء کے تبادلہ کی اسکیم عالمگیر پیمانہ پر چلانا چاہتا ہے امریکہ برما اور چین کے ساتھ تبادلہ کے معاہدہ پر دستخط کر چکا ہے اور اس پر عمل درآمد بھی ہو رہا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے ۲ امریکی پروفیسر اور ۲۰ گریجویٹ طالب علم اور ۱۰ ریسرچ کے طالب علم چین کے اعلیٰ تعلیمی اداروں میں کام کریں گے۔ جب کہ چین کے ۲۰ پروفیسر اور طلباء امریکہ جائیں گے (اسٹار)

—کراچی حکومت سندھ کے تمام دفاتر اور ادارے کل گاندھی جی کے ماتم کی وجہ سے بند رہیں گے

گاندھی جی کی موت پر اظہار افسوس

لاہور ۳۰ جنوری۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق آج شام مغربی پنجاب کے دارالحکومت میں گاندھی جی کی موت کی خبر بجلی کی طرح آناً فاناً پھیل گئی اور تمام لاہور شہر پر اچانک افسردگی کا عالم طاری ہو گیا۔ تو مجلس مصروفیات فوراً ختم کر دی گئیں لوگ رنج و غم کی پوٹ بن کر رہ گئے اور اس اندوہناک حادثہ پر اظہار خیال کی تاب نہ رکھتے ہوئے آپس میں نہایت دھیمی آواز میں صرف اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے رہے۔ آج تمام سینما بند کر دئے گئے اور کل تمام اخبارات رنج و غم کے اظہار کے طور پر بند رہیں گے۔

بمبئی ۳۰ جنوری۔ گاندھی جی پر حملے اور اس کے نتیجے میں آپ کی موت کی خبر بمبئی شہر میں بڑھتی ہوئی آگ کی طرح پھیل چکی ہے۔ ہر شخص سناٹے میں مبہوت ہو کر رہ گیا گلیوں اور بازاروں میں لوگ جگہ جگہ اس عظیم الشان لیڈر کی المناک وفات پر اظہار رنج کر رہے ہیں۔ اور جب بمبئی کے وزیر اعظم بی۔ جی کھیر کو یہ خبر سنائی گئی تو وہ ہکا بکا ہو کر رہ گئے

کلکتہ ۳۰ جنوری۔ گاندھی جی کی موت کی خبر کلکتہ میں اچانک [illegible] جس کی اطلاع گورنر مغربی بنگال مسٹر سی۔ راجگوپال اچاریہ اور وزیر اعظم ڈاکٹر بی۔ سی رائے کو فوراً بذریعہ ٹیلیفون پہنچائی گئی [illegible]

ڈاکٹر رائے جو وزیر اعظم نے اپنی پہلی پریس کانفرنس ختم کر کے ہی بیٹھے تھے اور ابھی بعض پریس نمائندوں کے ساتھ گفتگو میں مصروف تھے۔ کہ ایسوسی ایٹڈ پریس نے فون پر گاندھی جی پر حملے کی اطلاع دی۔ ہر شخص نے مارے غم کے گردن جھکا لی اور خاموشی سے کمرے سے باہر آ گیا۔ چند منٹ بعد میں ان کی موت کی خبر بھی آ گئی۔ پاکستان کے وزیر داخلہ مسٹر فضل الرحمن جو آج ہی کلکتہ پہنچے ہیں نے جب یہ خبر سنی۔ تو آپ مارے غم کے بول ہی نہ سکے۔ کل بروز ہفتہ مغربی بنگال کے تمام دفاتر بند رہیں گے۔

کراچی کو سندھ سے علیحدہ کرنے کی مخالفت

کراچی ۳۰ جنوری۔ سندھ پراونشل مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے اجلاس میں کل ایک قرارداد باتفاق رائے پاس کی گئی۔ جس میں کراچی کو سندھ سے علیحدہ کرنے کی سخت مخالفت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ اس بارے میں استصواب رائے کے ذریعہ معلوم کیا جائے آیا سندھ کے عوام اس کے حق میں ہیں یا نہیں نیز قرارداد میں کہا گیا کہ کراچی بعض مخصوص شخصیتوں کی ہی نہیں بلکہ سندھ کے ہر شہری کی ملکیت ہے (ا۔پ)

برطانیہ میں پُر اسرار اموات

لنڈن ۳۰ جنوری۔ برطانیہ میں ایک نئی قسم کی دماغی بیماری ڈاکٹروں کے لئے معمہ بنی ہوئی ہے اس بیماری سے بارہ اشخاص وفات پا چکے ہیں اس بیماری کے شکار شخص کے دماغ میں ایک قسم کا زہر سرایت کر جاتا ہے۔ ڈاکٹر ابھی تک اس بیماری کا علاج دریافت نہیں کر سکے۔ طبی ماہرین مصروف تحقیقات ہیں۔

حال ہی میں ایک بچہ اس بیماری سے چل بسا۔ اس کے دماغ میں سوزش ہو گئی تھی۔ مگر اس بچہ کا معالج بیماری کی وجہ معلوم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا (اسٹار)

فلسطین میں عربوں کی امداد پر برطانوی عوام کا عزم

لنڈن ۳۰ جنوری۔ لنڈن میں کچھ اشتہارات شائع کئے گئے ہیں جن میں فلسطین کے عربوں کی امداد کے لئے والنٹیر طلب کئے گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ [illegible] ہزار برطانوی عربوں کی حمایت میں لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ (اسٹار)

جنگ فلسطین کا نیا دور شروع ہونے والا ہے

قاہرہ ۳۰ جنوری۔ عرب لیگ کی طرف سے جاری شدہ ایک بیان میں بتایا گیا ہے کہ ایک یا دو ہفتوں کے اندر اندر فلسطین کی جنگ ایک نئے دور میں داخل ہونے والا ہے۔ آئندہ چند روز میں یہودیوں پر ایک کاری ضرب لگانے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ (اسٹار)

یو۔پی کے نو اضلاع میں شراب کی ممانعت

لکھنؤ ۳۰ جنوری۔ یو۔پی کی صوبائی حکومت نے یکم اپریل سے کانپور اور اناؤ کے اضلاع میں بھی شراب کی ممانعت کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس طرح یو۔پی کے نو اضلاع میں شراب کی ممانعت کر دی گئی ہے (ا۔پ)

اسٹرلنگ کی قیمت کو گرنے سے بچانے کی کوشش

لنڈن ۳۰ جنوری۔ اسٹرلنگ کی قیمت میں کسی قسم کی کمی نہ ہونے دینے کے متعلق حکومت برطانیہ کے عزم کے سلسلہ میں برطانیہ اور فرانس کے خزانوں کے ماہرین پیرس میں بلیک مارکٹ کی سرگرمیوں کے اثرات سے اسٹرلنگ کو بچانے کے لئے خفیہ تجاویز تیار کر رہے ہیں۔

برطانیہ روزانہ ایک ہزار موٹریں برآمد کریگا

لنڈن ۳۰ جنوری۔ برطانوی موٹر کار کی صنعت روزانہ ایک ہزار موٹریں برآمد کرنے کی تجاویز تیار کر رہی ہے۔ [illegible] ۵۰ ہزار موٹروں کو لے جانے کے لئے مزید جگہ حاصل کرنے کی بھی کوشاں ہے۔

بنانے والوں کا مقصد غیر ملکوں میں موٹریں فروخت کر کے گذشتہ سال ۵½ کروڑ پونڈ کی آمدنی کے مقابلہ میں اس سال ۱۰ کروڑ آمدنی کرنا ہے۔ ہند اور پاکستان نے جو غیر ملکوں میں اس صنعت کے خریداروں میں آخری نمبر پر تھے ۰۰۰,۱۰۴,۳ پونڈ کی نئی موٹریں خریدی تھیں۔

عراقی طلباء برطانیہ میں

لنڈن ۳۰ جنوری قبل از جنگ۔ عراقی حکومت اور بصرہ کی پیٹرول کمپنی کے درمیان ایک سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس کی رو سے کمپنی مذکور کو ۳ ہزار پونڈ سالانہ خرچ کر کے عراقیوں کو پیٹرول کی ٹکنالوجی کی تعلیم دلوانا تھی۔ اس سمجھوتہ سے جنگ کے بعد فائدہ اٹھانے والے عراقی طلباء کا پہلا دستہ برطانیہ پہنچ گیا ہے۔ (اسٹار)

انڈین یونین کو ایک بہت مرحلہ درپیش ہے؟

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ آج آل انڈیا نیشنل کانگریس کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے پبلک اور پریس سے دوبارہ اپیل کی کہ وہ فرقہ وارانہ تعلقات کو خوشگوار بنانے میں ہر ممکن کوشش سے کام لیں۔ آپ نے کہا کہ اس وقت انڈین یونین کو بہت بڑا مرحلہ درپیش ہے اور شاید ہی اتنا بڑا مرحلہ کسی اور حکومت کو پیش آیا ہو۔ پناہ گزینوں کو پھر سے آباد کرنا کوئی معمولی کام نہیں یہ ایک کام ہی اتنا وسیع کام ہے کہ حکومت کی تمام تر توجہات اور ذرائع صرف اسی کے لئے ہی وقف ہو سکتے ہیں۔ دوسری طرف ہماری سرحد پر ہنگامہ بپا ہے۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ ہماری فوج [illegible] اور وہ دفاع کے کام کی بخوبی انجام دے سکتی ہے۔ لیکن حکومت اور عوام کو اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر حکومت کی تمام تر توجہات ملک میں امن و امان قائم کرنے کی طرف ہی لگی رہیں تو پھر دوسرے اہم امور کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دی جا سکے گی۔ آخیر میں آپ نے پناہ گزینوں کو [illegible] کے متعلق بہت سے [illegible] کا ذکر کیا (ا۔پ)

—کراچی ۳۰ جنوری خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم مشرقی بنگال نے کہا۔ گاندھی جی کی موت پر [illegible]

[illegible]

ہندو مہاسبھا اور راشٹریہ سیوک سنگھ کو پنڈت نہرو کا انتباہ

امرتسر ۳۰ جنوری۔ کل یہاں ایک تقریر کے دوران میں پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے کہا کہ ہم پاکستان کے ساتھ جنگ کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ ہم اپنے ملک کو بیرونی حملہ سے بچانے کے قابل نہیں ہیں۔ میں لڑائی سے سخت نفرت کرتا ہوں۔ اس لئے کہ یہ حد درجہ بربادی انگیز ہے۔ اور ترقی کی راہوں کو مسدود کرنے والی ہے۔ لیکن اگر ہندوستان کو کسی سے لڑنا پڑا تو اس کے پاس بڑی سے بڑی جنگ کرنے کے لئے کافی فوج موجود ہے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ ملک میں بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جو فرقہ وارانہ ذہنیت پر قائم ہیں۔ میرے خیال میں ہندو مہاسبھا اور راشٹریہ سیوک سنگھ نے ملک کو نقصان پہنچانے اور قومی وقار کو صدمہ پہنچانے میں بہت حصہ لیا ہے۔ آپ نے اپیل کی کہ وہ اپنے ایسے تخریبی [illegible] سے باز آ جائیں۔ نیز کہا اگر وہ حکومت [illegible] کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں پوری آزادی [illegible] انہیں چاہیے کہ وہ جو کچھ کرنا چاہتے ہیں علی الاعلان کریں۔ نہ کہ خفیہ طریق پر۔ لیکن اگر کوئی پارٹی یا گروپ۔ اس قسم کی کارروائیوں سے ملک [illegible] ترقی میں روک [illegible] بنے گا تو اس کو راستے سے ہٹا دیا جائے گا۔ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ کشمیر کا معاملہ کوئی فرقہ وارانہ معاملہ نہیں یہاں تو کشمیر کو تباہی سے بچانے کا سوال ہے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ حملہ آوروں کو باہر نکال دیا جائے۔ (ا۔ پ)

بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد

بمبئی ۳۰ جنوری۔ آج وسطی بمبئی کے نل بازار میں فرقہ وارانہ حالت نازک صورت اختیار کر گئی جبکہ طرفین کی دو چھوٹی چھوٹی پارٹیوں میں تصادم ہو گیا اور چھرا گھونپنے کی وارداتیں ہوئیں۔ مسلح پولیس فوراً موقعہ پر پہنچ گئی۔ اور فریقین پر آتشباری کی۔ کل جونہی حملہ آوروں نے بسوں اور ٹراموں کو روک کر ان پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ تو منتظمین نے انہیں بند کر دیا۔ ۹½ بجے کے قریب پولیس نے علاقہ گول پتھر کی گلیوں سے آٹھ لاشیں اٹھائیں۔ (ا۔ پ)

خان عبد القیوم خان کی طرف سے اظہار افسوس

پشاور ۳۰ جنوری۔ خان عبد القیوم خان وزیر اعظم سرحد نے کہا گاندھی جی کی موت کی خبر اس قدر المناک تھی۔ کہ مجھے اس پر یقین نہ آتا تھا آپ دنیا کی بلند ترین شخصیت تھے۔ اور ان دنوں آپ ہندو مسلم اتحاد کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے تھے۔ آپ [illegible] کہ یہ نہایت بزدلانہ حملہ [illegible]۔

انڈین یونین کی طرف سے حیدر آباد کے خلاف الزامات کی بھرمار

نئی دہلی ۳۰ جنوری۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل کے اس بیان پر کہ حیدر آباد کا انڈین یونین سے الحاق ناگزیر ہے نئی دہلی کے سیاسی حلقوں میں ریاست کے مستقبل کے بارے میں خاص دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ آجکل ریاستی وفد بھی مزید گفت و شنید کے سلسلے میں دہلی آیا ہوا ہے۔ کل شام حیدر آباد کے ہندوستانی ایجنٹ جنرل مسٹر کے ایم منشی نے گاندھی جی سے ملاقات کی۔ بعد میں ان مذاکرات میں حیدر آباد کے وزیر اعظم مسٹر لائق علی نے بھی حصہ لیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ حیدر آباد کو انڈین یونین کے خلاف بعض شکایات پیدا ہو گئی ہیں۔ جو معاہدہ سکوت پر حقیقی معنوں میں عمل نہ کرنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انڈین یونین معاہدہ سکوت پر عمل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ یا وہ اس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اس کا یہ رویہ حیدر آباد کو اسلحہ وغیرہ مہیا نہ کرنے کے بارے میں خاص طور پر نمایاں ہے۔ اس کے برخلاف یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ خود حیدر آباد کی حکومت نے معاہدہ مذکور کو پورا نہیں کیا ہے۔ چنانچہ ایک الزام یہ ہے۔ کہ حکومت نظام نے انڈین یونین کو اپنی فوجی تشکیل اور نظام کا معائنہ کرنے کے سلسلے میں آسانیاں مہیا نہیں کی ہیں۔ اور نہ ان کے متعلق وہ ضروری تفصیلات پیش کی ہیں۔ کہ جن کے موصول ہونے پر انڈین یونین نے اسلحہ وغیرہ مہیا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ دوسرا الزام یہ ہے کہ انڈین یونین نے حیدر آباد کو جو پٹرول سپلائی کیا ہے۔ وہ سٹیٹ کی طرف سے انجمن اتحاد المسلمین کو دے دیا گیا۔ اور انجمن مذکور نے اسے دیہاتیوں میں خوف و ہراس پھیلانے میں ناجائز طور پر استعمال کیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ حیدر آباد نے رسل و رسائل کے معاہدے کے خلاف ایک بیرونی ادارے کو لاسلکی پیغامات بھیجنے کی اور وصول کرنے کی سہولتیں بہم پہنچائی ہیں نیز انڈین یونین کا کہنا ہے کہ حکومت نظام پاکستان میں ۲۵ کروڑ روپے کی کفالتیں منتقل کرنے کے بارے میں بھی انڈین یونین کو تسلی بخش جواب دینے میں ناکام رہی ہے قبل از وقت کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ انڈین یونین کا اپنا رویہ کیا ہو گا۔ لیکن امید یہی ہے۔ کہ یہ معاملات باہمی مفاہمت سے طے پا جائیں گے۔

یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حیدر آباد سے ہندوستانی فوجوں کا اخراج شروع ہو چکا ہے۔ اور مجوزہ پلان کے مطابق وہاں سے فوجیں واپس آ رہی ہیں۔ (ا۔ پ)

یو پی کے زمینداروں کو معاوضہ دیا جائے گا۔

لکھنؤ ۳۰ جنوری۔ سمجھا جاتا ہے کہ حکومت کی مقرر کردہ یو پی زمینداری ابالیشن کمیٹی (مجلس تنسیخ زمینداری) نے ایک ارب ۳۰ لاکھ روپیہ صوبہ کے بائیس لاکھ زمینداروں کو بطور معاوضہ ادا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جن زمینداروں کی آمدنی پانچ سو سے کم ہے ان کو تو نقد روپیہ دیا جائے گا۔ لیکن پانچ سو سے اوپر آمدنی والے زمینداروں کو روپیہ کے عوض ۲½ فیصدی سالانہ سودی قرضہ بانڈ دیئے جائیں گے۔ جن کی میعاد ۴۰ سال ہو گی۔ جن زمینداروں کی آمدنی ۲۵ روپے ہے۔ ان کو آمدنی سے ۲۵ گنا کے حساب سے روپیہ دیا جائے گا۔ لیکن جن کی آمدنی پانچ سو سے دس ہزار تک ہے۔ ان کو آمدنی کا دس گنا دیا جائے گا۔ قرض خواہوں کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ زمین کے نقصان کے تناسب سے قرضخواہوں کا قرضہ بھی بے باک سمجھا جائے گا۔ اس اصول کا مطلب یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے بنگال میں فیصلہ ہو چکا ہے زمینداروں کے معاوضہ میں سے پچاس فی فیصدی قرضخواہوں کو دیا جائے گا۔ (او۔ پی۔ آئی)

اقوام متحدہ کے مقررہ فلسطینی کمیشن کا اندازہ

لیک سکس ۲۷ جنوری۔ اقوام متحدہ کا فلسطینی کمیشن اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ جب تک آئندہ موسم بہار میں برطانیہ اقوام متحدہ کو اختیارات سونپ دے گا فلسطین کے حالات ابتری کی حد تک پہنچ چکیں گے۔ کمیشن کے پانچ ممبروں کا اس رائے پر اتفاق ہے کہ خطرہ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ اور تقسیم کو جامہ عمل پہنانے کے لئے فوج کی سخت ضرورت ہے۔ یہ نتائج کمیشن کی پہلی رپورٹ میں درج کئے گئے ہیں۔ جو حفاظتی کونسل کے سامنے پیش کرنے کے لئے اس وقت تیار کی جا رہی ہے۔ برطانیہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ [illegible] مقدس پر سے اپنا انتداب ۱۵ مئی کو ایک ماہ تک یا شاید اس سے بھی پہلے ہٹا لے گا۔ رپورٹ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہودی آٹھ مکمل سکوڈرن علاوہ تیس ہزار بری فوج کے حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ رپورٹ میں یہ مزید تفصیلات بھی موجود ہیں۔ برطانوی مندوب کاڈوگن نے نجی طور پر کمیشن کو بتایا ہے۔ کہ بظاہر عرب تقسیم کے خلاف آخر تک لڑنے پر آمادہ ہیں۔ ایک اور افسر کا بیان ہے کہ یو۔ این کمیشن کے آنے پر لڑائی بڑھ جائے گی۔ دوسرے اس نے یہ بھی کہا۔ کہ یہودیوں کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ دفاعی جنگ کر رہے ہیں حقیقت پر مبنی نہیں ہے نیز یہودی عربوں کو خوفزدہ کرنے کے لئے پوری طاقت صرف کر رہے ہیں یہودی ایجنسی کے ایک ترجمان مسٹر موشے شرتوک کا اندازہ ہے کہ عرب تقسیم کی مخالفت جلد ترک کر دیں گے مسٹر شرتوک نے کمیشن سے درخواست کی ہے۔ کہ دو جنگی سکوڈرن ایک بمبر سکوڈرن دو بار بردار سکوڈرن ایک ٹریننگ سکوڈرن دو لڑاکا ہوائی سکوڈرن کی اجازت دی جائے اس کے لئے ۱۴۰ ہوائی جہاز اور ۳۰ جنگی طیاروں کی ضرورت ہو گی

بارہ سو ملزموں کے مقدمات کی سماعت

کراچی ۳۰ جنوری۔ حکومت سندھ نے ان بارہ سو ملزموں کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے جو موجودہ فسادات کے ایام میں گرفتار کئے گئے ہیں ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ کل اس کمیٹی نے بہت سے ملزموں کے مقدمات سنے اور ان میں سے ایک سو کو بری کر دیا۔ (ا۔ پ)

سندھ سے کراچی کی علیحدگی

کراچی ۳۰ جنوری۔ حکومت پاکستان نے کراچی کی علیحدہ کمشنری بنانے کے بارے میں حکومت سندھ سے گفت و شنید کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کر دی ہے۔ جو بہت جلد ابتدائی امور کا تصفیہ کرے گی۔ سندھ سے کراچی کی علیحدگی کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے سندھ مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ایک وفد نے کل قائد اعظم سے ملاقات کی۔ جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی (ا۔ پ)

راولپنڈی میں پناہ گزینوں کی نو آبادکاری

راولپنڈی ۳۰ جنوری۔ ڈپٹی کمشنر راولپنڈی نے آج ایک بیان میں بتایا۔ کہ اس وقت تک ضلع بھر میں ایک لاکھ تیس ہزار پناہ گزین آباد کئے جا چکے ہیں مزید تیس ہزار کو بسانے کے لئے جلے ہوئے مکانوں کی مرمت کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ اس طرح وہ کوٹہ جو اس ضلع کے لئے مقرر کیا گیا تھا پورا ہو جائیگا (ا۔ پ)

مغربی پنجاب کے پناہ گزینوں کے لئے گرم کپڑے

کراچی ۲۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ قائد اعظم کے امدادی فنڈ کی مرکزی کمیٹی نے گزشتہ ہفتہ مغربی پنجاب کے پناہ گزینوں میں تقسیم کرنے کے لئے مقامی بازار سے خرید کر تقریباً ۴ ہزار کمبل ۲ ہزار سلائی رضائیاں مرکزی امدادی کمیٹی کی زنانہ شاخ کے تیار کردہ ۲۰۸۵ گدے اور گرم کپڑوں کے ۸ پارسل روانہ کئے۔ یہ سامان مقامی صلیب احمر کے ڈپو کی وساطت سے روانہ کیا گیا (استار)

زرعی زمینوں کی نو آبادکاری

لاہور ۳۰ جنوری۔ اس وقت تک مغربی پنجاب میں تقریباً ۳۰ لاکھ زراعت پیشہ اور دو لاکھ غیر زراعت پیشہ دیہاتی لوگوں کو زمینوں پر بسایا جا چکا ہے۔ اور اب تقریباً آٹھ لاکھ باقی رہ گئے ہیں۔ جن سے دو لاکھ کے قریب سندھ میں سما جائیں گے۔ اور باقی ان زمینوں پر بسائے جائیں گے۔ جن کے اصل مالک ہندو تھے۔ مگر مسلمان اجارہ دار تھے۔ اسی طرح تقسیم شدہ زمینوں کی تحقیق اور چھان بین سے بقیہ ۳½ لاکھ کو بھی زمین ملنے کی توقع ہے۔

غلام حسین ہدایت اللہ کی طرف سے اظہار افسوس

کراچی ۳۰ جنوری غلام حسین ہدایت اللہ وزیر سندھ نے پنڈت نہرو کو تار دیا ہے کہ گاندھی جی کے المناک سانحہ ارتحال سے ہمیں سخت صدمہ پہنچا ہے۔ ہمیں دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ (ا۔ پ)